

<p>۳۷ کاش کردی تخیل بختون میں کون ان کے بھی پاس تخیل نہ ہوں کاش بکوبن باون کر کر بھی بی بیار</p>	<p>۳۸ کے تخیل زین سے بیخواب کیا ہو کر ایسے روتا ہوں مطلق چوں بھانج سے زوال تھی شکر پیدا کیوں کیوں کریم شکر میں</p>	<p>۳۹ یوں تو مطلق کو سزا پر لکھا شکر کو کب کر مگر سارے لکھا گھر میں تھی سب آیتا دم لین چھوٹی ہنوں کو ایک شکر میں</p>
<p>۳۸ میں بھی آدمی رہتا حضور شہ عالم علی اصغر کی اگر بالئے والی ہنوں</p>	<p>۳۹ بھابھی سیار ہی بہت تیرا پیرا اسکارو نامین اگدم کا گوارا</p>	<p>۴۰ سندھ کوئی پوتی تھی کو دین کوئی تھکتی تھی آسے اور بان</p>
<p>۳۹ ان کے تھی تھی ہی بائی سکتا قی تھامے کہے جیسا ہے میرا کس نے بھی ہے دو لہا بنا مارا شکر میں آجی جا بھی کرے</p>	<p>۴۰ ایک لکھتو بی بی ہوتا ہوا جمع ہو جائے تھے سب اور دیں کرم تھی نہ خواہر سلکان دیر سے تھکے دودھ لایا</p>	<p>۴۱ آج کس کوئی تھکا تھکا چوہ گرتا تھا وہ ماہر رفعی کی جو نسبت تھی علی شاہ سو بار آتے دیکھتے</p>
<p>۴۰ میں بھی کم سن ہوئی تھی کم سن ہوئی ساتھ کھیلنے شبت روز کہ ہم سن ہوئی</p>	<p>۴۱ جیب وہ سو جا تا تھا زنب کو بھی دو وہ آسے پکھری ہو کے دو</p>	<p>۴۲ آج شامی تھانہ آغوش کسی کو دین کو دیوں صبر تھانہ</p>
<p>۴۱ آج تو تھی ابھی دیکھا کرتے یہ دعا لکھو خدا کی جو سایہ حضرت شمس علی شکری آج تو کام کا ہو چکے</p>	<p>۴۲ سچوں کا ہوتا آرام تھا وہ آج کا آرام سے تھا چھوٹے موتھ صبر اذان کے تھے نوکھلتا تھا آواز زید رو</p>	<p>۴۳ ایں کوئی سٹیک جاگتا تھا آج کا سزا کھینچا تھا جو نجا تھا ہوا جرات شرت</p>
<p>۴۲ ہر ہی آبادی جو لہہ میرے شادی کرو دنگلی میں</p>	<p>۴۳ ایسی پیاری تھی اہم دودھ کو چھوڑ کے سنتا</p>	<p>۴۴ کرنجی عادت اطفال سے اسکے اسے رو سے جھین</p>

<p>۱۰۰ تغیر بیاد زخا بر یک کو دوان آکھ چھٹی ہی امر ایک کوئی یکیا دل سے فراتہ کچھ اکثر ایام دوسرا تک پہلو اور سب حالت زور بخارا</p>	<p>۱۰۱ تھی جی بال یکیندین تارا تھا کات اگر کچھ ہی مان فتنہ موج کو اون پر اک کے گردی تھر نظیر شقیبتے عباس بہت ہی چچ</p>	<p>۱۰۲ پیروں گے کوئی نفضل سارا نہی تم نہ وہ دار دور سارا نہیبتے سب جگت اتہ پتہ خال ہو جی پوئی کو اور پیاں کی شکر پیاں</p>
<p>۱۰۳ تختانی جو گمان دودہ کا بڑھنا کیسا کھلنے پانگی زبان اسکی بڑھنا کیسا</p>	<p>۱۰۴ پانی اس نہر سے عباس علی لائیکے آگے لائے ہیں وہی اب بھی وہی لائیکے</p>	<p>۱۰۵ بھول جاؤ گے سوخت کہ دیکھو پانی اور بے اختیار شیر کے پی پو پانی</p>
<p>۱۰۶ دو بیتر ایلی سے کرتا چور کہ لایین ہوسے دار دو ایام عالم چھ منہ سے بھی پوھی صفوی کم تھیں زور بار دین دوی کا پتہ</p>	<p>۱۰۷ کچھ تیر و زوال علی صفوی کا کان میں بائی کھینے کے کرے کما تازہ تازہ سے ہی صفوی اسی سرا موج میں کہیں کسکی سبب فوجی</p>	<p>۱۰۸ ایسین باون میں مولیٰ شہید پور موج کو اور بھی تیر تھا مال صفوی نفضل لنگے شاہ کو پو پیام عمر نصرت کو حکم کو بار دینے کا پتہ</p>
<p>۱۰۹ شب عاشورہ یہ حال اصغر کم سن کا تھا یاسا آغوش میں مادر کی وہ دودن کا تھا</p>	<p>۱۱۰ م کو ایسے ہی بیاری بر احسان کرین پانی اصغر کے لیے لائین کر احسان کرین</p>	<p>۱۱۱ شاہ فرمائے تھے بیچ دوسرا نہ ہو سے ہم ازل سے ہیں شاہ کو پکر ماڈے ہو سے</p>
<p>۱۱۲ لی صفوی و لائین سب خود دکان ہو گئی گور میں لکھی تھو صفویان ان کے پاس آکے یکیندین کئی تھان یکیندین آج بہت تیرا پر منور دوان</p>	<p>۱۱۳ نظیر زندان کھنڈے لگی شہانہ تنگی سے بہت حالت اصغر تیرا یار ام اک کو نہایت بہت ایسے پیر پانی کہ واسطے شہر ان کو تیرا پیر</p>	<p>۱۱۴ قتلہ کو اور لائی ہوئی ان میں تازہ کام آئے تھے انصار ایام جاز کھنڈے قتل کے سیلان شیخ تیرا گمان باوتے یکیندین کی پانی آواز</p>
<p>۱۱۵ کسی بھی بانو سے ناشاد کروں کیا پٹھی ایک ہی دن سے مراد وہ بھی سوکھا پٹھی</p>	<p>۱۱۶ پانی تم لاؤ تو پھر جگہ جس سر تہ رہ جائے ابرو پور می سب میں امری ہوت رہ جائے</p>	<p>۱۱۷ پاس سے وصل کیا مشکا پور دوسرا کا کام آخیر ہو کر دل میں جلا</p>

<p>قلم مصلحتی و غیر مصلحتی خیر و اذیت مصلحتی و غیر مصلحتی خیر و اذیت مصلحتی و غیر مصلحتی خیر و اذیت</p>	<p>قلم مصلحتی و غیر مصلحتی خیر و اذیت مصلحتی و غیر مصلحتی خیر و اذیت مصلحتی و غیر مصلحتی خیر و اذیت</p>	<p>قلم مصلحتی و غیر مصلحتی خیر و اذیت مصلحتی و غیر مصلحتی خیر و اذیت مصلحتی و غیر مصلحتی خیر و اذیت</p>
<p>گما با تو سے اجی اور دن کو چھو آنا ہوں آنسے آیا جو دن پانی تو میں خود جاتا ہوں</p>	<p>گدڑ سے چوہیں پیر پانی سے شروم ہریہ رحم اسپر نصین لازم ہری کہ معصوم ہریہ</p>	<p>چار جانب سے اب اگر نہ مجھے کیسہ و تم کر حیمت ہی تو خالی نہ اسے پھیرو تم</p>
<p>قلم مصلحتی و غیر مصلحتی خیر و اذیت مصلحتی و غیر مصلحتی خیر و اذیت مصلحتی و غیر مصلحتی خیر و اذیت</p>	<p>قلم مصلحتی و غیر مصلحتی خیر و اذیت مصلحتی و غیر مصلحتی خیر و اذیت مصلحتی و غیر مصلحتی خیر و اذیت</p>	<p>قلم مصلحتی و غیر مصلحتی خیر و اذیت مصلحتی و غیر مصلحتی خیر و اذیت مصلحتی و غیر مصلحتی خیر و اذیت</p>
<p>عطش طفل تھا و حیوان ہر اک مضطر کو کوئی پہونچانہ سکا بانی علی اصغر کو</p>	<p>کلمہ پڑھتے ہو تم طور نہ کافر کے کرو شرم کچھ آئے کے اس چھوٹے سا فخر کے کرو</p>	<p>مار و شیر ایسا کچھ مانگے نہ اصغر پانی نہ بچے اسکو سوا سے لب کو شتر پانی</p>
<p>قلم مصلحتی و غیر مصلحتی خیر و اذیت مصلحتی و غیر مصلحتی خیر و اذیت مصلحتی و غیر مصلحتی خیر و اذیت</p>	<p>قلم مصلحتی و غیر مصلحتی خیر و اذیت مصلحتی و غیر مصلحتی خیر و اذیت مصلحتی و غیر مصلحتی خیر و اذیت</p>	<p>قلم مصلحتی و غیر مصلحتی خیر و اذیت مصلحتی و غیر مصلحتی خیر و اذیت مصلحتی و غیر مصلحتی خیر و اذیت</p>
<p>زیر تیر کونی ان میں سرور ماہوں ایک تہ ہر جو بات ہی سو دہ کرتا ہوں</p>	<p>خیمے تک مشک بیٹے گرد و دلاور آتا کچھ کو مانگنے پانی علی اصغر آتا</p>	<p>خرطہ تھا جو کٹر کھاٹ میں اس دہری کی ماما و ماہیر کہ آواز نہ آئی پر کی</p>

<p>۱۰۱ کچھ بی بی جو بڑے ناک و دو تڑنہ سلسلہ زین علی بابا تھا کہ عمر علی لایا تھا کہ کوئی عمر ستاہ حسین بخوڑی ہے بی بی کے کئی مہینے کے تیرے سر کی رسم کون بینا کی فرغت بھی دفتر اسلام بی بی کے کئی مہینے کی خواجہ زین بخوڑی ہے</p>
<p>۱۰۲ جبرائیل آئے تھے ہم روز پنجاب بی بی کیر تیرے تھے کون لکھتے ہوسے تو چھوڑ کر بی بی تھل تھل سے آواز شہ پرش سکویہ دودھ پینے کے مہینے میں تمام امی عمر غور سے بی بی تو ام آواز امام اسے اچھوڑ</p>
<p>۱۰۳ بی بی کے تھے کہ جب دودھ پڑھ کر اچھا علی انھوں کو بنا دئی مین اچھا کرتا پاپا کہ کھانا پاتا تیری قسمت میں تھا علی اسے کہ کوئی ارمان نہ کھلا ہوا پتا تو بات ہے تیری تو زندہ ہوسے تیرے دودھ پانے کے بھی نہ شرف ہے</p>
<p>۱۰۴ شہر میں کا ہوتا ہا اگر سکرام ہوتے تار و زنجیر میں نہ بانوں کے تمام شاہ کو سوئیہ وراثت ظفر کف تمام آئے دلیکیر کہ ہر نصرت سلطان امام کھوڑی تیغ سے تھوڑی ہی زمین خضر نے تیرے میں تیرے کی وہ ماہ حسین حضرت نے</p>